Al-Mahdi Research Journal (MRJ)
Vol 5 Issue 1 (July-Sep 2023)
ISSN (Online): 2789-4150
ISSN (Print): 2789-4142

Causes and Solutions of Climate Change in Pakistan A Comparative Study in the Light of the Laws of Pakistan and the Seerat un Nabi (ﷺ)

پاکستان میں ماحولیاتی تبدیلی کے اسباب وحل
قوانین پاکستان اور سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں تقابلی مطالعہ

Hafiz Qamar Zaman
Doctoral Candidate, Department of Usool ul Din,
University of Karachi, Email: Qamar53240@gmail.com

Dr Muhammad Atif Aslam Rao
Assistant Professor, Department of Islamic Learning,
University of Karachi, Email: dratifrao@uok.edu.pk

Abstract

Terrestrial life is a harmonious interplay of diverse elements, with the environment emerging as a pivotal factor alongside the bodies and souls of living organisms. The indispensability of the environment to life is irrefutable, drawing parallels to the body's emptiness without the soul, ultimately turning to dust—an analogy to death. Similarly, the degradation of the environment foretells the demise of terrestrial life, despite the continued movement of living beings. A better environment becomes the cornerstone for ensuring life on Earth. The often-overlooked Sunnahs of the Prophet (PBUH), typically perceived solely as conduits for rewards in the

CC BY

hereafter, extend beyond spiritual matters. Many teachings and initiatives serve as a curriculum for moral, social, and environmental reforms. The prophetic saying, "الطهور شطر الايمان" (Translation: Purity is half of faith), encapsulates a comprehensive guide for all-encompassing environmental stewardship. This involves physical purity and the purification of soil, air, water, heat, plants, and animals. The Prophet (peace and blessings of Allah be upon him) advocated the pristine use of the earthly resources bestowed by Allah. The purity of the environment, as per the Prophet's teachings, fosters a life that is serene, comfortable, and healthy. Every Muslim is entrusted with the responsibility of contributing to environmental amelioration through faith, moral conduct, religious injunctions, and righteous deeds. Neglecting these responsibilities constitutes a transgression, particularly in the face of the escalating environmental pollution contributing to the spread of diseases in Pakistan. It is within this context that this research topic has been chosen, emphasizing the urgent need to address and rectify environmental challenges in light of the teachings of the Holy Prophet.

Keywords: Quran, Sunnah, Environment, Conservation, Life, Forests

تعارف موضوع(Introduction)

حیاتِ ارضی مختلف عناصر کا مجموعہ ہے۔ جن میں جانداروں کے اجسام وارواح کے ساتھ ماحول بھی اہم ترین عنصر ہے۔ماحول کے بغیر حیات نہیں ہے۔ جس طرح جسم روح سے خالی ہو کر مٹی میں مل جاتا ہے مگر روح موجود ہوتی ہے لیکن ہم اسے موت ہی کہتے ہیں۔ اسی طرح ماحول بگڑ جائے اگرچہ جاندار گھومتے پھریں حیاتِ ارضی موت میں بدل جائے گی۔ کائنات ارضی کی ہر شئی ماحول کے دائرہ مفہوم میں شامل ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے بھی انسانی حیات کو ان تمام چیزوں سے جوڑ دیا ہے۔ فرمایا: ﴿هُوَالَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا﴾ (ترجمہ: اسی نے تمہارے لیے وہ سب پیدا کیا جو کچھ زمین میں ہے)۔ نباتات، جمادات، حیوانات الغرض تمام موجودات مل کر ایک خوبصورت ماحول کو جنم دیتی ہیں۔ بہتر ماحول ہی حیاتِ ارضی کا ضامن ہو سکتا ہے۔ اگر ہم نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کی تعلیمات اور عملی اقدامات کا جائزہ لیں تو یہ حقیقت چھپائے نہیں چھپ سکے گی کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے ایمانیات، احکام وعبادات اور

CC BY

اخلاقیات کے برابر ماحولیات پر توجہ دی، تعلیمات دیں اور عملی اقدامات کیے۔ نبی مکرم ﷺ کا کوئی بھی عمل یا فرمان ہو وہ کئی خوبیوں کا مجموعہ ہوتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کی کتنی ایسی مبارک سنتیں اور تعلیمات ہیں کہ جنہیں ہم صرف اخروی اجر کا سبب ہونے کے طور پر دیکھتے ہیں۔ لیکن جیسے آپ کی کئی تعلیمات اور اقدامات دنیاوی معاملات میں اخلاقی و معاشرتی اصلاح کا نصاب ہوتے ہیں اسی طرح بہت سے ماحولیاتی اصلاحات سے متعلق ہوتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان تمام ماحولیاتی اصلاحات و اقدامات کو جامع ہے: "الطهور شطر الايمان"(ترجمہ: طہارت و پاکیزگی نصف ایمان ہے)جسمانی طہارت، اشیاءِ استعمال کی طہارت، راستوں، عمارتوں اور پارکوں کی طہارت، مٹی و ہوا، پانی و حرارت کی طہارت، جمادات و نباتات کی طہارت الغرض زمین میں موجودات جنہیں اللہ تعالیٰ نے انسان کے لیے بنایا ہے رسول اللہ ﷺ نے ان سب کو طہارت کے ساتھ استعمال کرنے کی تعلیم فرمائی ہے۔ ماحول کی پاکیزگی حیات کو پر سکون، راحت انگیز اور صحت افزاء بناتی ہے۔ نبی مکرم ﷺ کی تعلیمات کی روشنی میں ہر مسلمان پر عقائد و ایمانیات، احکام و عبادات اور عمل و اخلاقیات کے ساتھ ماحولیات کی بہتری کے لیے ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ جنہیں نبھانا لازم اور فرض ہے۔ ان میں کوتاہی کرنا گناہ و خطا ہے۔ بالخصوص جس طرح پاکستان میں ماحولیاتی آلودگی بڑھنے کے سبب بہت سی بیماریاں پھیل رہی ہیں اسی سبب اس موضوعِ تحقیق کا انتخاب کیا۔

سابقہ کام کا جائزہ

اس عنوان پر تحقیقی کام کی تفصیل ذیلی سطور میں مذکور ہے۔

ماحولیاتی آلودگی: عنبرین رفیق، اردو سائنس بورڈ لاہور۔

ماحولیاتی آلودگی میں ماحولیات کا تعارف، ماحول کو متاثر کرنے والے اسباب، آلودگی کی مختلف انواع و اقسام کے تذکرہ کے علاوہ ماحولیات پر اثر انگیزی کی نوعیت کا ذکر زینتِ قرطاس ہے۔

ماحولیاتی آلودگی: لیفٹیننٹ کرنل ممتاز تمغہ بسالت، فیروز سنز لاہور، کراچی، راولپنڈی۔

کرنل ممتاز حسین نے ماحولیاتی آلودگی میں ماحول کو آلودہ کرنے والے عناصر، آلودگی کے سبب ماحول کو درپیش خطرات (پانی، ہوا اور موسم کا تیزی سے بدلنا) اور اس سے نمٹنے کے لیے اقدامات کا تذکرہ کیا ہے۔

اسلام اور شجر کاری: محمد طفیل احمد مصباحی، ورلڈ ویو پبلشرز۔

محمد طفیل مصباحی نے اسلام اور شجر کاری میں قرآن و سنت (ﷺ) سے ماخوذ ان آیات و روایات کا ذکر ہے جو شجر کاری کی حوصلہ اور درختوں کو بے سبب کاٹنے کی وعیدات اور سائنسی نقطہ نظر سے شجر کاری کی اہمیت پر مبنی ہیں۔

اصولِ فن باغبانی: علی نواز شاہ، ڈائریکٹر ہارٹیکلچر پی ایچ اے لاہور۔

اس کتاب میں باغبانی کے جدید ذرائع، مختلف انواع کے پھول اور پودوں کی کاشت اور موسموں سے متعلق آگہی اور ماحول کو خوبصورت بنانے میں باغبانی کے کردار سے متعلق سیر حاصل گفتگو موجود ہے۔

CC BY

اس مقالہ کا اسلوب مندرجہ ذیل تحقیقات سے مختلف ہے کیونکہ ان تحقیقات میں ماحولیاتی آلودگی، آلودگی کے اسباب اور اسلام میں شجر کاری کی اہمیت کا تذکرہ ہے۔ جب کہ زیرِ نظر مقالہ میں ماحولیاتی توازن کو برقرار رکھنے میں اسلامی رہنمائی کے علاوہ پاکستانی قوانین سے رہنمائی بھی مذکور ہے اور مقالہ کے آخر میں اسلامی ماحولیاتی قوانین اور پاکستانی قوانین کا تقابل بھی کیا گیا ہے۔ یہی اس مقالہ کی انفرادیت ہے۔

منہج تحقیق

زیرِ نظر مقالہ میں تحقیقی اسلوب اختیار کیا گیا ہے۔ نیز مقالہ کے اواخر میں نتائج وشفارشات بھی مرتب کیے گئے ہیں۔
پاکستان میں ماحولیاتی تبدیلی کے اسباب وحل (قوانین پاکستان اور سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں، تقابلی مطالعہ)

ماحولیاتی تبدیلی

جو کچھ بھی انسان کے ارد گرد موجود ہوتا ہے وہ "ماحول" کہلاتا ہے۔ جس میں فضا اور فضائی مخلوقات، پانی اور پانی کی تمام مخلوقات، جنگلات ونباتات وجمادات، زمین اور زمینی مخلوقات سب شامل ہیں۔ یہ ساری چیزیں مل کر ماحول بناتی ہیں۔ جب ان میں سے کسی ایک توازن میں تغیر پیدا ہونے لگتا ہے تو ماحول بھی اپنے توازن کو کھونے لگتا ہے۔

ماحول فطرت پر قائم کیا گیا ہے۔ جب اس کی فطرت کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کی جاتی ہے اور ماحولیاتی عناصر میں سے کسی عنصر کے توازن کو بگاڑا جاتا ہے تو ماحول متاثر ہوتا ہے۔ جب ماحول اپنے توازن پر نہ رہے، موسم بے ترتیب ہونے لگے، ماحولیاتی عناصر غیر متوازن ہو جائیں تو اسے ماحولیاتی تغیر قرار دیا جاتا ہے۔

پاکستان میں ماحولیاتی تبدیلی کے اسباب

ماحولیاتی تبدیلی نقصان دہ مادوں اور عناصر کو قدرتی ماحول میں متعارف کرانے کا نتیجہ ہے جو انسانی زندگی کو متاثر کرنے اور زندگی کے قدرتی توازن پر منفی اثرات مرتب کرتے ہیں۔ ماحولیاتی تبدیلی کے اسباب کا تذکرہ ذیلی سطور میں ہدیہ قارئین ہے۔

صنعتی ترقی:

صنعتی ترقی (پٹرول یا ڈیزل گاڑیوں کا زیادہ استعمال، گیس کا اخراج، پلاسٹک کی پیداوار اور اندھا دھند استعمال، غیر بائیو ڈیگریڈایبل کچرے کی بڑی پیداوار، مزید قدرتی وسائل نکالنے کی ضرورت) ماحولیاتی تبدیلی کا بنیادی سبب ہے۔ کیونکہ صنعتی سرگرمیاں ماحول کے لیے گیسیں، کیمیکلز، سالوینٹس بڑی مقدار میں زہریلے کوڑے کی پیداوار کرتی ہیں۔ ان میں سے بہت سا فضلہ براہِ راست اور غیر قانونی طور پر پانی یا ہوا میں نکالا جاتا ہے، جو انہیں آلودہ کرتے ہیں جس سے ماحولیات کو بہت نقصان پہنچتا ہے۔

OPEN ACCESS

جنگلات کی کٹائی:

درختوں کی کٹائی نے زمینی جنگلات کو نمایاں کم کر دیا ہے۔ درختوں اور دیگر پودوں میں ہوا کو پاک کرنے کا کام ہوتا ہے۔ لہٰذا ان کی کمی سے ہوا کی آلودگی اور سانس کی بیماریوں کا ظہور ہوتا ہے جو مہلک ثابت ہوتے ہیں۔

کیمیکل اور کیڑے مار دواء

زرعی شعبہ ان میں سے ایک ہے جو کیمیکل اور کیڑے مار ادویات کا سب سے زیادہ استعمال کرتا ہے اور اس کا تعلق اس شعبے کی سرگرمیوں میں شامل کاشت اور دیکھ بھال کے طریقوں سے ہے۔ یہ بات درست ہے کہ کاشتکاروں کو پھلوں اور سبزیوں کی فصلوں کے تحفظ کے لیے اس طرح کی مصنوعات کا استعمال ناگزیر ہے۔ تاہم وہ انتہائی آلودگی کا باعث ہیں۔ مٹی اور پانی کو متاثر کرتے ہیں۔

جیواشم ایندھن

ایندھن آلودگی کا ایک بہت بڑا عنصر ہیں۔ نکالنے کے طریقوں سے لے کر تطہیر اور استعمال تک وہ ماحول پر منفی اثر ڈالتے ہیں۔ ایندھن پیدا کرنے کے لیے فطرت میں سب سے زیادہ استحصال کرنے والے وسائل میں تیل، قدرتی گیس اور کوئلہ شامل ہیں جو انتہائی آلوگی پھیلاتے ہیں۔

ماحولیاتی تبدیلی کے اثرات

ماحولیاتی آلودگی کے ماحول اور عام طور پر زندہ انسانوں پر سنگین نتائج بر آمد ہوئے ہیں۔ اہم نتائج اور ان کے اثرات ذیل میں پیش کیے گئے ہیں۔

ہوا کی آلودگی

گیسوں کا اخراج اور ایندھن جلانا ہوا کو بری طرح متاثر کرتا ہے جو انسانی صحت کے لیے مضر ہے۔

پانی کی آلودگی

آلودہ پانی سمندر، ندیوں اور جھیلوں پر اثر انداز ہوتا ہے کیونکہ پانی میں زہریلے مادے کی زیادہ مقدار ہوتی ہے جو صحت کے لیے انتہائی نقصان کا باعث ہیں۔

مٹی آلودگی

صنعتی فضلہ، شہری کوڑا کرکٹ، کیڑے مار ادویات کے استعمال، کانوں کی کھدائی کی سرگرمی مٹی کو آلودہ کر رہے ہیں جس سے زمین کی زرخیزی بری طرح متاثر ہوتی ہے۔

اوزون تہہ کا متاثر ہونا

اوزون کی تہہ ایک گیس سے بنی ہوئی ہے جو فضا میں موجود ہے اور الٹرا وائلٹ شعاعوں کو زمین کی سطح تک پہنچنے سے روکتی ہے۔ تاہم آلودگی کی بہتات نے درجہ حرارت کو بہت زیادہ متاثر کیا جس کے سبب اوزون تہہ بری طرح متاثر ہو رہی ہے۔

ماحولیاتی نظام کو نقصان

ماحولیاتی نظام کا قدرتی توازن کی تبدیلی آلودگی کی کثرت کے سبب ہے۔ ہمارے ماحول سے بہت ساری جنگلی حیات متاثر ہوئی ہے اور ان کی نسل بھی ختم ہو چکی ہے۔ تبدیلی کا عدمِ توازن، ماحولیاتی نظام کا نقصان اور جانوروں، پودوں کے تنوع کا باعث ہے۔

پاکستان میں ماحولیاتی تحفظ کے قوانین

(1) دی پنجاب وائلڈ لائف پروٹیکشن، پریزرویشن کنزرویشن اینڈ مینجمنٹ ایکٹ 1974

(2) دی پنجاب فاریسٹ سیل آف ٹمبر ایکٹ 1913

(3) دی بلوچستان وائلڈ لائف پروٹیکشن ایکٹ 1974

(4) دی بلوچستان فاریسٹ ریگولیشن 1890

(5) دی NWFP وائلڈ لائف پروٹیکشن، پریزرویشن کنزرویشن اینڈ مینجمنٹ ایکٹ 1975

(6) دی NWFP پراونس فاریسٹ آرڈیننس 2002

(7) دی NWFP پراونس پروٹیکٹڈ فاریسٹ مینجمنٹ رولز 2005

(8) دی سندھ وائلڈ لائف پروٹیکشن آرڈیننس 1972

(9) دی پنجاب فشریز آرڈیننس 1961

(10) سندھ فشریز آرڈیننس 1980

(11) پنجاب فاریسٹ ایکٹ 1927

ماحولیاتی توازن کو برقرار رکھنے والے عناصر

قرآن مقدس میں اللہ تعالیٰ نے ان تمام چیزوں کو ایک ساتھ بیان فرمایا ہے جو مل کر ماحول کو قائم کرتی ہیں اور ماحولیاتی توازن و تناسب ان سے وابستہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرہ میں ارشاد فرمایا ہے:

﴿اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِیْ
تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ بِمَا یَنْفَعُ النَّاسَ وَمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ
فَاَحْیَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِیْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ۪ وَّتَصْرِیْفِ

OPEN ACCESS
CC BY

الرِّيٰحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ﴾(1)

ترجمہ: بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات و دن کے بدلنے اور کشتی جو کہ سمندر میں چلتی ہے جو لوگوں کو نفع دیتی ہے اس میں اور جو اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی نازل کیا اس میں، کہ جس سے زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کر دیا اور اس میں تمام چوپائے پھیلا دیئے اور ہواؤں کے پھرنے میں اور بادلوں میں جو کہ آسمان اور زمین کے درمیان مسخر ہیں ضرور عقلمند قوم کے لیے (فکر و تدبر کے لیے) نشانیاں ہیں۔

لہٰذا مندرجہ ذیل توازنات بر قرار رہنے سے ماحول متوازن رہتا ہے:

۱۔ فضائی توازن

۲۔ آبی توازن

۳۔ فلکیاتی توازن

۴۔ زمینی توازن

اس آیت میں اللہ تعالیٰ انسان کو اسی طرف عقل دوڑانے اور فکر و تدبر کرنے کا درس دے رہا ہے کہ غور کرو تمہارا ماحول کس طرح قائم کیا گیا ہے اور تمہیں غور کرنا چاہیے کہ تم اپنے کم عوامل کے ساتھ اپنے ماحول اس کی فطرت پر قائم رہنے دے سکتے ہو؟ کس طرح تم اچھے ماحولیات سے لطف اندوز ہو سکتے ہو؟

سیرت النبی ﷺ سے ماحولیاتی پاکیزگی کے لیے رہنمائی

حضور نبی کریم ﷺ کی تعلیمات کو عالمگیر، آفاقی اور جامع مانا گیا ہے۔ نہ صرف مسلمان بلکہ دنیا کے تمام مذاہب و اقوام کے لوگوں نے اس کا اعتراف کیا ہے۔ جہاں حضور نبی کریم ﷺ نے عقائد و نظریات، اخلاق و عبادت، معاملات کے متعلق قوانین اور اصول وضع فرمائے ہیں، بالکل اسی طرح ماحولیات کے لیے بھی آپ ﷺ نے خوب جامعیت اور عالمگیریت کے ساتھ احکام بیان فرما دیئے ہیں۔ جن پر آپ ﷺ نے اپنی حیات مبارکہ میں ہمیشہ عمل فرمایا اور اپنے زیر اثر افراد کو ان پر عمل کرنے کے احکام جاری فرمائے اور بعد والوں کے لیے قیامت تک آفاقی اصول ثبت فرما دیے ہیں۔

ماحولیات کے متعلق تعلیمات نبویہ ﷺ میں چند اہم ترین تعلیمات ذیل میں بیان کی جاتی ہیں۔

CC BY

ماحولیاتی صفائی کے احکامات

حضور نبی کریم ﷺ کی تعلیمات ہر پہلو سے واضح ہیں۔صفائی کے حوالہ سے نبی کریم ﷺ کی زندگی مثالی ہے۔ آپ ﷺ نے اپنی ذات اور اپنے زیر اثر تمام اشیاء کی پاکیزگی اور صفائی کا اہتمام ہمیشہ فرمایا ہے۔اپنے زیر اختیار تمام لوگوں کو ہمیشہ صفائی اور پاکیزگی کی تعلیمات ارشاد فرمائی ہیں۔ان تعلیمات کا مطالعہ کرنے سے حضور نبی کریم ﷺ کا ماحولیات کے تحفظ کے لیے فکر مندر ہنا بالکل واضح ہو جاتا ہے۔حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((الطهور شطر الايمان))(2)

ترجمہ:طہارت(پاکیزگی)تو ایمان کا نصف ہے۔

مذکورہ بالا حدیث مبارکہ تو رسول اللہ ﷺ کی جامع تعلیمات کا خلاصہ ہے۔کل ایمان کا نصف صفائی کو قرار دے دیا ہے۔لہٰذا کوئی بھی عمل بغیر طہارت و پاکیزگی کے قابل و قبول نہیں ہے۔اسی طرح استعمال کی تمام اشیاء کی صفائی ہمیشہ مطلوب ہے اور مزید ایک فرمانِ رسول ﷺ جو تعلیمات نبویہ ﷺ کا جامع خلاصہ ہے۔حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((ان الله طيب يحب الطيب، نظيف يحب النظافة، كريم يحب الكرم، جواد يحب الجود، فنظفوا بيوتكم، و لاتشبهوا باليهود التى تجمع الاكباء فى دورها))(3)

ترجمہ:اللہ تعالیٰ پاک ہے اور پاکیزگی کو ہی پسند کرتا ہے،منزہ و مصفا ہے اور صفائی کو ہی پسند فرماتا ہے،کریم ہے اور کرم کو ہی پسند فرماتا ہے،جواد ہے اور جود کو ہی پسند فرماتا ہے،پس تم اپنے گھروں کو پاک و صاف رکھا کرو،اور یہود کی مشابہت نہ کرو جو اپنے گھروں میں کوڑا کرکٹ جمع کرتے ہیں۔

زمین کو پاکیزہ رکھنے کے طریقے

ماحول کے عناصر میں سب سے اول اور بنیادی عنصر زمین ہے۔بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ زمین ہی ہے جس پر ماحول قائم کیا جاتا ہے اور باقی عناصر اس کے ساتھ جوڑ دیے گئے ہیں۔جب ایسا ہے تو زمین کی پاکیزگی،صفائی اور طہارت ماحول کو بہتر رکھنے کے لیے سب سے پہلے اور بنیادی طور پر ضروری اور اہم ہے۔حضور نبی کریم ﷺ نے زمینی طہارت کے لیے مختلف طرح کے بے شمار احکام بیان فرمائے ہیں۔زمین کو نجاستوں اور گندگیوں سے پاک کرنا اور بغیر کسی اہتمام کے زمین کے اوپر گندگیاں پھیلانے سے پرہیز کرنا آپ ﷺ کی تعلیمات میں واضح ہیں۔

OPEN ACCESS
CC BY

گندگیوں کو ہٹانا

عام طور پر لوگ جگہ جگہ گندگیاں پھیلاتے چلے جاتے ہیں۔ ہر جگہ کوڑا کرکٹ پھیلاتے ہیں۔ گھروں، گلیوں، بازاروں، مکانوں اور صحنوں میں الغرض کسی بھی جگہ کا لحاظ نہیں کرتے اور گندگی کو پھیلانے سے دریغ نہیں کرتے۔ اس لیے نبی کریم ﷺ نے پھیلی ہوئی گندگیوں کو ہٹانے اور زائل کرنے بھی فضیلت بیان فرمادی ہے۔ حضرت ابوبریدة رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

((فی الانسان ثلاث مأة و ستون مفصلا، فعلیه ان یتصدق عن کل مفصل منه بصدقة۔ قالوا: و من یطیق ذالک یا نبی اللهﷺ؟ قال: النخاعة فی المسجد یدفنها و الشیئ تنحیه عن الطریق، فان لم تجد فرکعتا الضحی تجزئک))([4])

ترجمہ: انسان کے تین سو ساٹھ جوڑ ہیں، پس اس پر لازم ہے کہ وہ ان میں سے ہر ایک سے صدقہ ادا کرے۔ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ اس کی کون طاقت رکھے گا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسجد میں تھوک ہو تو دفن کردے، اور راستے سے کسی تکلیف دہ چیز کو ہٹادے، اگر یہ نہ پائے تو چاشت کے وقت میں دو رکعت نماز ادا کرلے کافی ہو جائے گا۔

جہاں حضور نبی کریم ﷺ تھوک کو بھی زمین کے اوپر رہنے نہ دینا کا درس دے رہے ہیں وہاں ہر جگہ گندگیاں پھیلانے کا جواز کہاں سے مل سکتا ہے۔ اور فرمایا کہ راستوں سے کسی بھی طرح کی تکلیف دہ چیز کو ہٹا دیا جائے۔ اور راستوں کو صاف کرنے پر بڑی فضیلت بیان فرمادی ہے۔ تو پہلے سے مختلف مقامات کو گندہ نہ کرنے اور صاف ستھرا رکھنے کی اہمیت کتنی ہوگی؟ اس کا اندازہ لگانا مشکل امر نہیں ہے۔

گندگیوں کو مناسب طریقہ سے ٹھکانے لگانا

بہتر ماحولیات کے لیے انتہائی اہم ترین بات یہ ہے کہ گندگیوں کو مناسب طریقہ سے ٹھکانے لگایا جائے۔ ایسے طریقے اختیار کیے جائیں جن سے ماحول گندہ نہ ہو۔ جگہ جگہ، گھروں، گلیوں اور راستوں میں گندگیاں پھیلانے سے جہاں رہنے کی زمین گندی ہوتی ہے وہیں فضا بھی آلودہ ہوتی ہے۔ اس لیے نبی کریم ﷺ نے اس حوالہ سے اہم ترین تعلیمات ارشاد فرمائی ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((فنظفوا بیوتکم ، ولا تشبهوا بالیهود التی تجمع الاکباء فی دورها)) ([5])

OPEN ACCESS
cc BY

ترجمہ: پس تم اپنے گھروں کو پاک و صاف رکھا کرو، او ریھود کی مشابہت نہ کروجو اپنے گھروں میں کوڑا کرکٹ جمع کرتے ہیں۔

کتنا اہم ترین حکم ہے کہ اپنی آبادیوں کو گندگی سے پاک رکھو۔ ہمارے معاشرے کا ماحولیات کے باب میں سب سے بڑا جرم یہی ہے کہ وہ ہر جگہ بغیر کچھ لحاظ و تمیز گندگی پھیلاتے چلے جاتے ہیں۔

پانی کے مراکز، راستوں اور سایوں کے مقامات کی صفائی کے طریقے

بہت سے مقامات ایسے ہوتے ہیں کہ اجتماعی زندگی میں بہت اہمیت رکھتے ہیں۔ جن میں بعض ایسے مقامات ہوتے ہیں کہ جو مختلف مقاصد کے لیے عوام الناس کے مراکز ہوتے ہیں۔ کئی مقامات راستے کے طور پر عوام الناس استعمال کرتے ہیں۔ سائے ہیں کہ جن سے تمام مخلوقات استفادہ کرتی ہیں۔ ان مقامات کو گندہ کرنا انتہائی سنگین جرائم میں سے ہے۔ جس سے آبادیوں، مخلوقات اور ماحول شدید نقصان پہنچتا ہے۔ اس بنا پر حضور نبی کریم ﷺ نے ان مقامات پر گندگی پھیلانے کو لعنت کا سبب قرار دے دیا ہے۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اتقوا الملاعن الثلاثة: البراز فی الموارد، و قارعة الطریق، و الظل))[6]

ترجمہ: لعنت کا سبب بننے والے تین امور سے پرہیز اختیار کرو: پانی کے گھاٹ پر پاخانہ کرنے سے، راستوں اور سایوں کے مقامات پر پیشاب اور پاخانہ کرنے سے۔

اسی طرح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اتقوا اللاعنین۔ قالوا و ما اللاعنان یارسول اللہ ﷺ؟ قال: الذی یتخلی فی طریق الناس او ظلھم))[7]

ترجمہ: لعنت کا سبب بننے والے امور سے بچو۔ لوگوں نے عرض کیا وہ لعنت کا سبب بننے والے امور کونسے ہیں یارسول اللہ ﷺ؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہ جو کوئی لوگوں کے راستے میں یا ان کے سائے کے مقامات میں قضائے حاجت کردے۔

ان روایات کا مطالعہ کرنے کے بعد اگر ہم اپنے معاشرے کا جائزہ لیں تو خوب واضح ہو جائے گا کہ ہم کس حد تک معاشرتی، سماجی اور ماحولیاتی جرائم کا شکار ہیں۔ افسوس کی بات تو یہ ہے کہ ان جرائم میں بہت سے ایسے لوگ بھی شریک ہوتے ہیں کہ جنہوں نے خود عوام الناس کی رہنمائی کا فریضہ سرانجام دیناہوتا ہے۔

OPEN ACCESS
CC BY

گزر گاہوں کی صفائی

جیسے مندرجہ بالا گزرا ہے کہ راستے اور ایسے مراکز کہ جن کو عوام الناس استعمال کرتے ہیں۔ اور وہ استفادہ عام کا ذریعہ اور وسیلہ ہوتے ہیں ان میں گندگی پھیلانا شدید ترین قسم کے جرائم میں شامل ہے۔ اس کے برعکس راستوں اور عوامی مقامات کی صفائی ستھرائی کرنا بہت بڑے اجر کا باعث ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے صفائی ستھرائی کی اہمیت کے لیے بے شمار احکامات ارشاد فرمائے ہیں۔ ہمیشہ خود بھی عمل پیرا رہے اور اپنے زیرِ اثر لوگوں کو بھی ہمیشہ یہی تعلیمات دیتے رہے ہیں۔ عمومی صفائی کے لیے آپ ﷺ کی تعلیمات کے ساتھ خصوصی طور پر راستوں اور عوامی و اجتماعی مقامات کی صفائی کا اہتمام کرنے کے لیے خصوصی ہدایات ارشاد فرمائی ہیں۔ اور اس پر بہت سے اجور بھی بیان فرمائے ہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((نزع رجل لم يعمل خيرا قط غصن شوك عن الطريق، اما كان في شجرة فقطعه فالقاه، و اما كان موضوعا فاماطه، فشكر الله له بها، فادخله الجنة))([8])

ترجمہ: ایک شخص کہ جس نے کبھی کوئی نیک عمل نہیں کیا تھا، راستے ایک کانٹے دار ٹہنے ہٹادی، وہ درخت پہ تھی کہ اسے کاٹ کر الگ پھینک دیا یا گری ہوئی تھی تو اسے ہٹا دیا، اللہ نے اس کے اس عمل کو قبول فرمایا پس اسے جنت میں داخل کر دیا۔

ایک راستے سے لوگوں کو تکلیف دینے والی چیز کو ہٹانے، راستے کو صاف کرنے اور ایک ایسی چیز کہ جو بذات گندگی بھی نہیں ہے اس کو دور کرنے کا اتنا بڑا اجر بیان کیا ہے تو جگہ جگہ پھیلی گندگیوں کو صاف کرنے کا اجر کتنا ہو گا؟

زمین کی آبادکاری:

جہاں زمین کو گندگی سے صاف رکھنا، گندگیوں کو جگہ جگہ نہ پھیلانا اور پھیلی ہوئی گندگیوں کو صاف کرنا زمینی صفائی کے لیے اہم اور ضروری ہے۔ وہیں زمین کو خالی اور بنجر نہ چھوڑنا، زمین کو خالی اور چٹیل میدان نہ رہنے دینا بلکہ زمین کو آباد کرنا، اس پر فصلیں اگانا، سبزہ اگانا اور زمین کو قابلِ کاشت بنانا بھی زمین کی پاکیزگی اور طہارت کے لیے انتہائی اہم اور ضروری ہے۔ اس حوالہ سے بھی رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کافی و وافی ہیں۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((ما من مسلم يغرس غرسا الا كان ما اكل منه له صدقة، و ما سرق منه له صدقة، و ما اكل السبع منه فهو له صدقة، و ما

OPEN ACCESS

اكلت الطير فهو له صدقة، و لا يرزؤه احد الا كان له صدقة))[9]

ترجمہ: کوئی مسلمان کوئی کھیتی اگائے اس میں سے کچھ کھالیا جائے تو وہ اس کے لیے صدقہ ہو جائے گا، اور جو اس میں سے کچھ چوری کر لیا جائے تو صدقہ ہو جائے گا، اور جو اس میں سے درندے کھالیں وہ اس کے لیے صدقہ ہو جائے گا، اور جو اس میں سے پرندے کھالیں تو وہ اس کے لیے صدقہ ہو جائے گا اور کوئی بھی شخص کچھ اگائے تو وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔

اس حدیث مبارکہ سے بالکل واضح ہے کہ کس طرح رسول اللہ ﷺ کی خواہش ہے کہ زمین کو سرسبز وشاداب رکھا جائے اور ہمیشہ زمین کی آبادکاری پر کام کیا جائے۔ مزید حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک فرمان رسول ﷺ کا مشاہدہ کریں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((من احیا ارضا میتة فله فیها اجر و ما اكلت العافیة منها فهو له صدقة)) [10]

ترجمہ: جس نے کسی مردہ زمین کو آباد کیا (قابل کاشت بنایا) تو اس کے لیے اس میں اجر ہے اور چرند و پرند یا انسانوں میں سے رزق کا طالب اس میں سے جتنا کھائے اس کے لیے اتنا صدقہ کا ثواب ہے۔

زمین کو قابلِ کاشت نہ بنایا جائے تو گویا زمین مردہ ہو جاتی ہے اور مردہ زمین کبھی بھی ماحولیات کے موافق نہیں ہو سکتی۔ حیاتیاتی ماحول کے لیے زمین کی حیات ضروری ہے۔ زمین کی حیات اس کی آبادکاری سے منسلک ہے۔ زمین کی پیشانی سرسبز و شاداب رہے تو وہ اپنے حسن و زیبائی کے ساتھ ساتھ حیاتیاتی سامان بھی مہیا کرتی ہے۔ فضا کو بھی صاف اور شفاف کرنے میں مدد پہنچاتی ہے۔

ماحولیاتی بہتری کے لیے شجرکاری کی تلقین

اللہ کریم نے زمین کی خوشحالی اور ماحولی کی تازگی کے لیے سبزے کو پھیلا رکھا ہے۔ سبزے پر ہی کہ، جس میں درخت، فصلیں، جڑی بوٹیاں، ترکاریاں، رنگارنگ پھل، پھول اور باغات اور جنگلات شامل ہیں، ماحولیاتی حسن منحصر ہے۔ ہوا و فضا کی صفائی وشفافیت بھی انہیں سبزیات سے جڑی ہے۔ اللہ کریم نے اس کا بہترین اہتمام فرمایا ہے:

﴿وَهُوَ الَّذِیَ أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاء فَأَخْرَجْنَا بِهِ نَبَاتَ كُلِّ شَیْءٍ فَأَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِراً﴾[11]

OPEN ACCESS
CC BY

ترجمہ: وہی ذات ہے کہ جس نے آسمان سے پانی نازل کیا تو ہم اس سے
ہر قسم کی نباتات کو نکالا تو اس سے ہم نے سبزہ نکالا۔

سبزہ زمین کی زندگی ہے۔ خوبصورت اور پر امن و صحت بخش ماحول کے لیے زمین کا سر سبز ہونا ضروری ولازمی ہے۔ اس کے ساتھ یہ دوسری جو اہم بات ہے وہ یہ ہے کہ پانی کے بغیرہ نباتات اور سبزہ نہیں ہے۔ اس سے پانی کی اہمیت اور اس کے استعمال میں احتیاط کا پہلو بھی واضح ہو گیا۔ درخت لگانے، سبزہ اگانے اور زمین کے چہرے کو شاداب کرنے کی اہمیت کا اندازہ اس فرمان رسول ﷺ سے بھی لگایا جاسکتا ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((ان قامت الساعة و بيد احدكم فسيلة فان استطاع ان لا يقوم
حتى يغرسها فليفعل))(12)

ترجمہ: اگر قیامت کی گھڑی آجائے اور تم میں سے کسی کے ہاتھ میں پودا ہے
اور وہ اس کو لگا سکتا ہے تو لگائے بغیر کھڑا نہ ہو۔

اتنی شدت کے ساتھ درخت لگانے کی اہمیت بیان کرنے سے درخت لگانے کی اہمیت کے واضح ہونے میں کوئی نکتہ باقی نہیں رہتا۔

فضائی آلودگی سے تحفظ کا سامان

درخت فضا کو صاف اور شفاف کرتے ہیں۔ جب درخت کم پڑتے ہیں تو فضا آلودہ ہوتی ہے۔ فضا آلودہ ہو کر ماحولیات کو بہت شدید طریقہ پر متاثر کرتی ہے۔ اس لیے حضور نبی کریم ﷺ نے فضا کو متوازن اور شفاف رکھنے کے لیے درخت لگانے کی ترغیب دی ہے۔ اس حوالہ سے نہ صرف درخت اہمیت کے حامل ہیں بلکہ زمین کے چہرے پر پھیلنے والی ہر سبزی انتہائی اہم ہے جس کے لیے رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات بہت عام ہیں۔ جن میں مزید کچھ مندرجہ ذیل میں مشاہدہ کریں۔

جانداروں کی حیات کو آسان کرنا

درخت، فصلیں اور سبزہ جہاں زمین کو سرسبز وشاداب رکھتا ہے، زمین کو حیات دیتا، فضا کو آلودہ ہونے سے بچاتا ہے وہیں زمینی حیات کو آسان بھی بناتا ہے۔ کتنی ایسے جاندار ہیں کہ جو زمین پر پھیلے ہیں اور ان کی غذا سبزہ ہے۔ وہ اس سبزے سے اپنی خوراک پوری کر سکتے ہیں۔ بلکہ جن جانوروں کی خوراک بلاواسطہ سبزہ نہ بھی ہو تو ان کی غذا بھی سبزہ کی سلامتی سے ہی منسلک ہے۔ کیونکہ وہ اگر سبزہ نہیں کھاتے تو سبزہ کھانے والوں جانوروں سے اپنی خوراک پوری کرتے ہیں۔ یا کسی بھی طرح سے ہر جاندار کی غذا سبزے سے ہی منسلک ہے۔ یعنی ارضی حیات کلیۃً سبزے پر منحصر ہے۔ اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے فصلیں اور سبزہ اگانے کی خوب ترغیب دی ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((ما من مسلم يغرس غرسا الا كان ما اكل منه له صدقة، و
ما سرق منه له صدقة، و ما اكل السبع منه فهو له صدقة، و ما

OPEN ACCESS

اکلت الطير فهو له صدقة، و لا يزرؤه احد الا كان له صدقة))[13]

ترجمہ: کوئی مسلمان کوئی کھیتی اگائے اس میں سے کچھ کھالیا جائے تو وہ اس کے لیے صدقہ ہو جائے گا، اور جو اس میں سے کچھ چوری کر لیا جائے تو صدقہ ہو جائے گا، اور جو اس میں سے درندے کھالیں وہ اس کے لیے صدقہ ہو جائے گا، اور جو اس میں سے پرندے کھالیں تو وہ اس کے لیے صدقہ ہو جائے گا اور کوئی بھی شخص کچھ اگائے تو وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔

مختلف جانوروں کی زندگی کی ماحول کے لیے اہمیت

اللہ تعالیٰ نے جتنی بھی مخلوقات بنائی ہیں وہ سبھی صحت مند ماحول کے لیے ضروری ہیں اور صحت مند ماحول ان کے لیے ضروری ہے۔ تمام مخلوقات جب اپنی اپنی ذمہ داری نبھاتی ہیں تو اس سے ماحول معتدل اور متوازن رہتا ہے۔ کیونکہ بہت اسے جاندار ہیں کہ جن کا کام گندگیوں کو مٹانا ہے اللہ کریم نے ان کی خوراک وہ چیزیں بنادی ہیں جنہیں ہم فضلات کی صورت میں ضائع کرتے ہیں۔ جب تک وہ جاندار موجود رہیں گے گندگیوں کو مٹاتے رہیں گے اور اس سے ماحول متوازن اور معتدل رہے گا۔ مختلف جاندار مختلف گیسیں خارج کرتے ہیں جن کے ملنے سے ماحول متوازن ہوتا ہے۔ اسی لیے ضروری ہے کہ جانداروں کی حیات کا سامان کیا جائے۔ اور جانداروں کی حیات کا سامان بھی سبزے میں پوشیدہ ہے۔ جہاں سبزے اور حیات کے تحفظ کا اہتمام کرنے کے احکامات بیان ہوئے ہیں وہیں سبزے اور حیات کو نقصان پہنچانے والے عناصر کی مذمت بھی کی گئی ہے۔

ماحولیات کو نقصان پہنچانے پر وعیدات

نباتات و حیوانات کو نقصان پہنچانا علامت نفاق:

سابقہ لائنوں میں ہم مشاہدہ کیا ہے کہ کیسے اللہ اور اس کے رسول صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے جنگلوں اور سبزے کو پھیلانے کی تعلیم ارشاد فرمائی ہے۔ کس طرح جانداروں کو ان کی خوراک مہیا کرنے کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ اب اس کے برعکس ان ارشادات کا جائزہ لیتے ہیں کہ جن میں سبزے، جنگلوں، فصلوں اور جانداروں کو نقصان پہنچانے والے عناصر کی مذمت کی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

﴿وَإِذَا تَوَلَّى سَعَى فِي الْأَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ﴾[14]

OPEN ACCESS
CC BY

ترجمہ: اور جب وہ (منافق آپ سے) پھرا تو زمین میں یوں چلا کہ اس میں فساد پھیلا دے اور کھیتیوں اور نسلوں کو تباہ کر دے۔ اور اللہ فساد کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔

فصل کا معنی و مفہوم تو واضح ہے جس میں ہر قسم کی فصل شامل ہے۔ مختلف اجناس، ترکاریوں اور پھلوں کی فصلیں اگائی جاتی ہیں اسی طرح مختلف درختوں کی فصلیں بھی اگائی جاتی ہیں۔ نسل سے کیا مراد ہے؟ اس سوال کا جواب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی زبانی ملاحظہ ہو۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

((الحرث الحرث، و النسل نسل کل دابة))[15]

ترجمہ: کھیتی تو کھیتی ہی ہے، اور نسل سے مراد تمام جانداروں کی نسل ہے۔

پس ثابت ہوا کہ کسی بھی مخلوق کو بغیر کسی حق اور جواز کے نقصان پہنچانا ناجائز اور مذموم عمل ہے۔

پھلوں کے درخت کاٹنے کی اخروی سزا:

ہمارے معاشرے میں لوگ عموماً بغیر کسی تردد کے شوق سے درختوں کو کاٹتے ہیں۔ جس سے ماحول کو شدید قسم کا نقصان پہنچتا ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے جہاں درخت لگانے اور جنگلات کو بڑھانے کی تلقین فرمائی ہے وہیں درخت کاٹنے اور جنگلات کو محدود کرنے کے عمل کی مذمت بھی فرمائی ہے اور اس پر شدید ترین وعید بھی سنائی ہے۔ حضرت عبداللہ بن حبشی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((من قطع سدرة صوب اللہ راسه فی النار۔))
سئل ابوداود عن معنی هذا الحدیث۔ فقال: هذا الحدیث مختصر۔ یعنی من قطع سدرة فی فلاة یستظل بها ابن السبیل و البهائم عبثا و ظلما بغیر حق یکون له فیهاصوب اللہ راسه فی النار۔[16]

ترجمہ: جس نے بیری کا درخت کاٹ دیا تو اللہ اس کے سر کو جہنم میں اوندھا کر دے گا۔

حضرت ابوداود سے اس حدیث کے معنی کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: یہ (جو میں نے روایت کی ہے) حدیث مختصر ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے فرمان کا مقصد یہ ہے کہ جس نے کسی میدان میں بیری کے درخت کو، کہ جس کے نیچے مسافر اور جانور سایہ لیتے ہوں، بغیر کسی وجہ کے اور ظلم کے

CC BY

ساتھ کاٹ دے کہ جس میں اس کا کوئی حق نہ ہو تو اللہ اس کے سر کو جہنم میں
اوندھا کر دے گا۔

متوازن و معتدل ماحول کے لیے کوشش:

اللہ کریم نے کائنات کی تمام نعمتیں انسانوں کے استعمال کے لیے بنائی ہیں۔ اور انسان کو ان سب میں تصرف کا حق دیا ہے اور ہر چیز کو انسان کے لیے مسخر کر دیا ہے۔ لیکن ایک اہم ترین شرط یہ لگائی ہے کہ ان نعمتوں کو جائز اور مناسب طریقہ سے استعمال کیا جائے۔ نعمتوں کو برباد نہ کیا جائے اور نہ ہی فساد پھیلایا جائے۔ اللہ کریم نے ارشاد فرمایا:

﴿كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ وَ لَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ﴾[17]

ترجمہ: اللہ کے رزق سے کھاؤ اور پیو اور زمین میں فساد پھیلاتے نہ پھرو۔

اور سورۃ الاعراف میں فرمایا:

﴿وكُلُواْ وَاشْرَبُواْ وَلاَ تُسْرِفُوا﴾[18]

اور کھاؤ اور پیو اور حد سے تجاوز نہ کرو۔

عام طور پر ہمارے معاشرے میں لوگ جانداروں، فصلوں، جنگلوں اور مختلف نعمتوں سے رزق حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ ان کا نقصان کرتے ہیں۔ جس سے ماحولیات کو شدید طرح سے نقصان پہنچتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس قبیح عمل سے شدت کے سات منع فرمادیا ہے۔

جانوروں کے تحفظ کا اہتمام

مختلف جانوروں کا تحفظ اسی صورت ممکن ہے کہ جب انہیں ان کی خوراک اور غذا مہیا کر دی جائے۔ اسی لیے نبی کریم ﷺ نے اس پہلو سے بھی خوب تعلیمات ارشاد فرمائی ہیں جن میں سے کچھ سابقہ لائنوں میں گزر چکی ہیں۔ مزید ملاحظہ ہو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((ما من مسلم يغرس غرسا او يزرع زرعا فياكل منه طير او انسان
او بهيمة الا كان له به صدقة))[19]

ترجمہ: کوئی بھی مسلمان جو گھاس اگائے یا کھیتی اگائے تو اس میں سے کوئی
پرندہ یا انسان یا جانور کھائے تو وہ اس کے لیے صدقہ ہو گا۔

اس حدیث مبارکہ میں جانوروں کے تحفظ کے لیے سامان مہیا کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔

پانی کے تحفظ کا خصوصی انتظام

زمینی حیات کے لیے پانی سب سے زیادہ اہم ہے۔ کوئی بھی حیات ایسی نہیں کہ جو پانی کے بغیر ممکن ہو۔ کوئی سبزہ ایسا نہیں کہ جو پانی کے بغیر باقی رہ سکے۔ اس لحاظ سے ماحول کے لیے سب سے مقدم، اہم اور ضروری عنصر پانی ہے۔ اسی لیے رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات بھی پانی کے حوالہ سے سب سے زیادہ ہیں۔ جن میں سے چند ملاحظہ ہوں۔

پانی کے بے دریغ استعمال سے منع

عمومی طور پر ہمارے معاشرے میں پانی کے استعمال میں بہت زیادہ اسراف سے کام لیا جاتا ہے۔ پانی کو بلاوجہ ضائع کیا جاتا ہے اور بے دریغ بہایا جاتا ہے۔ پانی کو بلاوجہ ضرورت سے زائد خرچ کرنے پر رسول اللہ ﷺ نے سخت طریقہ سے اعتراض کیا ہے اور ناراضگی کا اظہار فرمایا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((ان رسول اللهﷺ مر بسعد و هو يتوضا فقال ما هذا السرف فقال ا في الوضوء اسراف قال نعم و ان كنت على نهر جار))(20)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے کہ وہ وضو کر رہے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ کیا فضول خرچی ہے؟ تو انہوں نے عرض کیا: کیا وضو میں بھی فضول خرچی ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں! اگرچہ تو جاری نہر کے کنارے پر ہی بیٹھا ہو۔

حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک اعرابی رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو اس نے وضو کے بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے اسے تین تین بار وضو کر کے دکھایا پھر فرمایا:

((هذا الوضوء فمن زاد على هذا فقد اساء و تعدى و ظلم))(21)

ترجمہ: یہ ہے وضو، پس جس نے اس سے زیادہ کیا اس نے برا کیا، حد سے بڑھا اور ظلم کیا۔

جہاں پانی کا ضرورت سے زیادہ استعمال پانی کو نقصان پہنچاتا ہے جس سے ماحولیاتی توازن بگڑتا ہے وہیں پانی کو گندہ کرنا بھی شدید قسم کے نقصانات کا باعث بنتا ہے۔ اس لیے حضور نبی کریم ﷺ نے پانی کو صاف ستھرا رکھنے کے لیے بھی احکامات ارشاد فرمائے ہیں۔

پانی کو صاف ستھرا رکھنے کا حکم:

OPEN ACCESS

کئی طرح سے رسول اللہ ﷺ نے اس حوالہ احکام ارشاد فرمائے ہیں۔پانی کو گندہ کرنے پر وعیدات بھی بیان فرمائی ہیں اور پانی کو پاک و صاف رکھنے کے احکام بھی جاری فرمائے ہیں۔ جن میں چند ملاحظہ ہوں۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لا یبولن احدکم فی الماء الدائم الذی لا یجری ثم یغتسل فیه))(22)

ترجمہ: تم میں سے کوئی بھی کھڑے پانی میں کہ جو جاری نہ ہو، پیشاب نہ کرے، کہ پھر اس میں غسل کرلے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لا یغتسل احدکم فی الماء الدائم و ھو جنب))(23)

ترجمہ: تم میں سے کوئی بھی کھڑے ہوئے پانی میں اس حالت میں غسل نہ کرے کہ وہ جنبی ہو۔

کھڑا پانی کیونکہ گندگی کو بہت جلد قبول کرتا ہے۔اس لیے خصوصا کھڑے پانی میں گندگی پھیلانے سے منع فرمادیا ہے۔اور جب بہت پانی میں اتنی گندگی ملادی جائے کہ اس سے پانی کا توازن بگڑنے لگے تو اس وقت وہ بھی برا عمل قرار پائے گا۔ اسی لیے جب جاری پانی میں نجاست گرے اور نجاست کا کوئی وصف ظاہر ہو جائے تو وہ پانی ناپاک اور ناقابلِ استعمال قرار پاتا ہے۔

آوازوں کی آلودگی کی مذمت

ماحول کے توازن کو بگاڑنے میں بہت زیادہ اثرانداز ہونے والے عوامل میں سے ایک شوروغل بھی ہے۔اسی لیے حضور نبی کریم ﷺ نے جگہ جگہ بلند آواز نکالنے، شور کرنے اور آوازوں کی آلودگی پھیلانے سے منع فرمایاہے۔اللہ کریم نے شور شرابہ کرنا مشرکین کا عمل قرار دیاہے۔فرمایا:

﴿مَا كَانَ صَلٰوتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ اِلَّا مُكَآءً وَّ تَصْدِيَةً﴾(24)

ترجمہ: اور بیت اللہ کے پاس تو ان کی نماز سوائے سیٹی اور تالی کے کچھ نہیں۔

شوروغل کرنا، اونچی آوازوں میں سیٹیاں اور تالیاں بجانا مشرکین کا عمل قرار دیاہے۔فرمان الٰہی کا مقصد یہ ہے کہ یہ عمل مسلمانوں سے تعلق نہیں رکھتا۔

اور اسی طرح سورہ لقمان فرمایا:

﴿وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ. اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ﴾(25)

OPEN ACCESS
CC BY

ترجمہ: اور اپنی آواز کو نیچا رکھ، کہ آوازوں میں سب سے بری اور ناپسندیدہ آواز گدھے کی آواز ہے۔

اور حضور نبی کریم ﷺ کی سیرت مبارکہ میں یہ ایک روشن پہلو ہے کہ آپ ﷺ شوروغل کرنے والے نہ تھے اور نہ ہی آپ ﷺ شوروغل کرنے والوں کو پسند فرماتے تھے۔

قوانینِ پاکستان اور سیرت النبی ﷺ میں ماحولیات اقدامات کا تقابلی جائزہ

پاکستان میں ماحولیاتی توازن کو برقرار رکھنے کے لیے جو قوانین بنائے گئے ہیں وہ قرآن وسنت کے مزاج کے مطابق ہیں۔ کیونکہ ان کا مقصود ماحولیات کا تحفظ اور ماحولیات کو مزید بہتر کرنے کے اقدامات کرنا ہے۔

قوانین پاکستان میں فضائی آلودگی کی روک تھام، پانی کی آلودگی سے متعلق آگہی اور زمین کی زرخیزی میں کمی واقع کرنے والے اسباب سے متعلق رہنمائی موجود ہے۔ لیکن ان قوانین پر عمل پیرا ہونے کے لیے عوامی تربیت ناکافی ہے۔ جبکہ سیرت النبی ﷺ سے ہمیں جو واضح رہنمائی ملتی ہے وہ یہی ہے کہ جب تک عوامی تربیت ورہنمائی کا مناسب انتظام نہ کیا جائے قوانین کی حیثیت ردّی کے کاغذ کے سوا نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے عوامی تعلیم وتربیت کا خصوصی اہتمام کیا۔

رسول اللہ ﷺ کے اسوہ حسنہ سے یہ درس ملتا ہے کہ قوانین کی خلاف ورزی پر قرار واقعی سزا دی جائے، جبکہ ہمارے ہاں قانون کی حکمرانی کا یہ تصور مفقود ہے۔

صنعتی ترقی کے اس دور میں ماحولیاتی توازن برقرار رکھنے کے لیے ہمیں رسول اللہ ﷺ کے اسوہ حسنہ کے موافق ایسے اسباب اختیار کرنے کی ضرورت ہے جس سے ماحولیاتی توازن کم سے کم متاثر ہو۔ کیونکہ اسلام کا ضابطہ ہے (الضرورت تبیح المحذورات) کہ جب کسی معاملہ میں نقصان دہ چیزیں یکجا ہو جائیں اور ان میں سے کسی ایک کو اختیار کرنا ناگزیر ہو تو ہمیشہ کم نقصان والی چیز کو اختیار کیا جائے گا۔

نتائج:

قوانین پاکستان اور سیرت النبی ﷺ کا اجمالی مطالعہ کرنے سے ماحولیاتی بہتری کے لیے جو نتائج اور عوام کی ذمہ داریوں کے نکات سامنے آئے وہ مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ زمین، مختلف اجتماعی مقامات، راستوں، گلیوں اور گھروں کو ہمیشہ صاف ستھرا رکھا جائے۔

2۔ گندگیوں کو مناسب طریقہ سے ٹھکانے لگایا جائے۔

3۔ راستوں، گلیوں اور جگہ جگہ پھیلی گندگیوں کو ہٹانے اور دور کرنے کا اہتمام کیا جائے۔

4۔ پانی کا بے دریغ استعمال کرنے سے پرہیز لازمی ہے۔

5۔ پانی کو صاف ستھرا رکھا جائے۔

OPEN ACCESS

6۔ درختوں اور جنگلات کو بڑھایا اور پھیلا یا جائے۔

7۔ درختوں اور سبزے کو نقصان پہنچانے سے باز رہا جائے۔

8۔ جانداروں کی زندگیوں کو نقصان پہنچانے والے عناصر کو دور کرنا اور ان کی حیات کو آسان بنانے والے عوامل پیدا کرنا۔

سفارشات:

حکومتوں اور اداروں کے لیے ضروری سفارشات یہ ہیں کہ اس پہلو سے رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات معاشرے میں عام کرنے کا ہر ممکن سامان کیا جائے۔ حکومتیں اور ادارے اس حوالہ سے اپنی ذمہ داریوں کو نبھاتے ہوئے عوام الناس تک رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کو پہنچانے کے لیے اسباب کو استعمال کریں۔

معاصر ماحولیاتی قوانین کو رسول اللہ ﷺ کے اسوہ حسنہ کی روشنی میں بیان کیا جائے کیونکہ اس سے عوام و خواص کے ذہن میں ماحولیاتی تحفظ کا ایسا تصور ابھرتا ہے جس سے قوانین کی پاسداری آسان ہو جاتی ہے۔

اس موضوع پر زیادہ سے زیادہ علمی حلقوں میں سیمینارز منعقد کیے جائیں۔

تعلیمی نصاب میں ماحولیات کے تحفظ سے متعلق باقاعدہ رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کو شامل کیا جانا چاہیے۔

منبر و محراب سے رسول اللہ ﷺ کی ان تعلیمات کا عوام تک پہنچانا علماء کی ذمہ داری ہے۔ علماء کی سرپرستی میں عوامی جلسوں اور جمعہ کے خطبوں میں ان پہلوؤں پر خطبات اور مساجد میں ماحولیات کے متعلق آگہی حلقات قائم کریں

CC BY

[1]۔ القرآن،البقرة، 164/2

Al Quran ,Al Baqarah ,164:2

[2]۔مسلم ،ابوالحسین ابن الحجاج القشیری، الجامع الصحیح، دارالسلام للتوزیع الریاض،2000ء، کتاب الطہارة، باب فضل الوضوء، ص:114، رقم الحدیث:534

Muslim, Abul Hussain Ibn Al-Hajjaj Al-Qashiri, Al-Jama'i al-Sahih, Dar al-Salam for distribution in Riyadh, 2000, Kitab al-Taharah, Chapter Fazl al-Wudhu, p. 114, Hadith No: 534

[3]۔ابویعلی، احمد بن علی المثنی الموصلی، المسند، دارالقبلة للثقافة الاسلامیة-سعودیة، 1988ء، مسند سعد ابن ابی وقاص،ج:1، ص:368، رقم الحدیث:786

Abu Ali, Ahmad bin Ali al-Muthni al-Mosali, Al-Musnad, Dar al-Qibla for Islamic Culture-Saudi Arabia, 1988, Musnad Saad Ibn Abi Waqqas, vol.1, p.368, hadiths No: 786

[4]۔ابوداود، السنن، کتاب الادب، باب فی قطع السدر، ص:947، رقم الحدیث:5242

Abu Dawud, Al-Sunan, Book of Literature, Chapter on Sidr Pieces, pg.: 947, Hadith No.: 5242

[5]۔ابویعلی، احمد بن علی المثنی الموصلی، المسند، دارالقبلة للثقافة الاسلامیة-سعودیة، 1988ء، مسند سعد ابن ابی وقاص،ج:1، ص:368، رقم الحدیث:786

Abu Ali, Ahmad bin Ali al-Muthni al-Mosali, Al-Musnad, Dar al-Qibla for Islamic Culture-Saudi Arabia, 1988, Musnad Saad Ibn Abi Waqqas, vol.1, p.368, hadiths No: 786

[6]۔ابوداود، سلیمان بن اشعث السجستانی، الصحیح السنن، مکتبة المعارف للنشر-الریاض، 1417ھ، باب المواضع التی نھی النبی ﷺ عن البول فیھا، ص:10، رقم الحدیث:26

Abu Dawud, Sulaiman bin Ash'ath al-Sajistani, Sahih al-Sunan, Maktab al-Ma'arif Ilan-Nashr-Riyadh, 1417 AH, Chapter Al-Mawwaaz al-Tinhi al-Nabi sallallaahu 'alaihi wa sallam an al-Bul Fiha, p. 10 hadiths No: 26

[7]۔ابوداود، الصحیح، باب المواضع التی نھی النبیﷺ---، ص:10، رقم الحدیث:27

Abu Dawud, Al-Sahih, Chapter Al-Mawwaaz Al-Thi Nahi Al-Nabi (peace and blessings of Allah be upon him), p. 10, Hadith No: 27

مسلم، کتاب الطہارة، دارالسلام للنشر و التوزیع-الریاض، 2000ء، باب النہی عن التخلی فی الطرق و الظلال، ص:127، رقم الحدیث:618

Muslim, Kitab al-Taharah, Dar al-Salam for Publishing and Al-Tawzi'ah-Riyadh, 2000, Chapter An-Nahi on al-Takhli fi Al-Tarqah and Al-Zhalal, p. 127, Hadith No: 618

[8]۔ابوداود، السنن، کتاب الادب، باب فی قطع السدر، ص:947، رقم الحدیث:5245

Abu Dawud, Al-Sunan, The Book of Literature, Chapter on Sidr Pieces, pg.: 947, Hadith No.: 5245

[9]۔مسلم، الجامع الصحیح، دارالسلام للتوزیع، کتاب المساقاۃ و المزارعۃ، باب فضل الغرس، ص:679، رقم الحدیث:3968

Muslim, Al-Jami Al-Sahih, Dar Al-Salam for Distribution, Kitab Al-Masaqat wa Al-Mazra'a, Chapter on the Excellence of Al-Ghars, p. 679, Hadith No. 3968

[10]۔احمد، ابوعبداللہ ابن حنبل الشیبانی، المسند، بیت الافکار الدولیۃ-الریاض، 1998ء، مسند جابربن عبداللہ الانصاری، ص:1036، رقم الحدیث:14900

Ahmad, Abu Abdullah ibn Hanbal al-Shibani, al-Musnad, Bayt al-Afkar Al-Dawliyyah-Riyadh, 1998, Musnad Jaber bin Abdullah al-Ansari, p. 1036 hadiths No: 14900

[11]۔القرآن،الانعام، 99/6

Al Quran , Al Anaam ,99:6

[12]۔احمد بن حنبل، ابوعبداللہ الشیبانی، المسند، بیت الافکار الدولیۃ-الریاض، 1998ء، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ، ج:3، ص:191، رقم الحدیث:10312

Ahmad bin Hanbal, Abu Abdullah al-Shibani, al-Musnad, Bayt al-Afkar Al-Dawliyyah-Riyadh, 1998, Musnad Anas bin Malik (RA), vol.3, p.191 hadiths No: 10312

[13]۔مسلم، الجامع الصحیح، دارالسلام للتوزیع، کتاب المساقاۃ و المزارعۃ، باب فضل الغرس، ص:679، رقم الحدیث:3968

Muslim, Al-Jami Al-Sahih, Dar Al-Salam for Distribution, Kitab Al-Masaqat wa Al-Mazra'a, Chapter on the Excellence of Al-Ghars, p. 679, Hadith No. 3968

[14]۔القرآن،البقرۃ، 205/2

Al Quran , Al baqarah,205:2

[15]۔الطبری، ابوجعفر محمد ابن جریر، جامع البیان عن تاویل آی القرآن، مرکز البحوث و الدراسات بدارھجر، 2001ء، تفسیر سورۃ البقرۃ-آیت: 205، ج:3، ص:584

Al-Tabari, Abu Ja'far Muhammad Ibn Jarir, Jami Al-Bayan on Tawil Ai Al-Qur'an, Center for Research and Studies, Badarhajar, 2001, Tafsir Surah Al-Baqarah-verse: 205, Vol.3, P.584

CC BY

[16]ـابوداود، السنن، کتاب الادب، باب فی قطع السدر، ص:947، رقم الحدیث:5239

Abu Dawud, Al-Sunan, Book of Literature, Chapter on Sidr Pieces, pg.: 947, Hadith No.: 5239

[17]ـالقرآن،البقرة، 60/2

Al Quran ,Albaqrah ,60:2

[18]ـالقرآن،الاعراف، 31/7

Al Quran ,Al Aaraf ,31:7

[19]ـالبخاری، کتاب الحرث و المزاعة، باب فضل الزرع و الغرس، ج:2، ص:152، رقم الحدیث:2320

Al-Bukhari, The Book of Plowing and Procurement, Chapter on the Excellence of Planting and Planting, Part 2, Pg. 152, Hadith No. 2320

[20]ـابن ماجه،ابوعبدالله محمد یزید القزوینی، السنن، مکتبه رحمانیه لاہور، س-ن، ابواب الطہارة و سننها، باب ما جاء فی القصد فی الوضوء و کراهیة التعدی فیه، ص:132، رقم الحدیث: 425

Ibn Majah, Abu Abdullah Muhammad Yazid Al-Qazwini, Sunan, Maktaba Rahmaniyah Lahore, Sun-Sun, Chapters of Al-Taharah and Sunnah, Chapter Ma Jiyaa fi al-Qasd fi al-Wudhu and Karahiyyah al-Tadi fih, page: 132, hadith No: 425

[21]ـابن ماجه،ابوعبدالله محمد یزید القزوینی، السنن، مکتبه رحمانیه لاہور، س-ن، ابواب الطہارة و سننها، باب ما جاء فی القصد فی الوضوء و کراهیة التعدی فیه، ص:132، رقم الحدیث: 422

Ibn Majah, Abu Abdullah Muhammad Yazid Al-Qazwini, Sunan, Maktaba Rahmaniyah Lahore, Sun-Sun, Chapters of Al-Taharah and Sunnah, Chapter Ma Jiyaa fi al-Qasd fi al-Wudhu and Karahiyyah al-Tadi fih, p.: 132, Hadith No: 422

[22]ـالبخاری، ابوعبدالله محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب الوضو، المطبعة السلفیة –القاهرة، 1400ھ، باب البول فی الماء الدائم، ج:1، ص:96، رقم الحدیث: 239

Al-Bukhari, Abu Abdullah Muhammad bin Ismail, Al-Jami' al-Sahih, Kitab al-Wudhu, Al-Mutabat al-Salafiyyah – Cairo, 1400 AH, Chapter Al-Bul Fi Al-Mama al-Daim, Volume: 1, p: 96 Hadith No: 239

[23]ـمسلم ، الصحیح، دارالفکر للطباعة و النشربیروت، 2003ء، باب النہی عن الاغتسال فی الماء الراکد، ج:1، ص:155، رقم الحدیث:545

Muslim, Al-Sahih, Dar Al-Fikr for Printing and Publishing, Beirut, 2003, Chapter on Forbidding Bathing in Stagnant Water, Part: 1, Pg.: 155, Hadith No.: 545

CC BY

[24]ـ القرآن،الانفال، 35/8

Al Quran , Al Anfal,35:8

[25]ـ القرآن،لقمان ، 19/31

Al Quran ,Luqman ,19:31

CC BY